احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعہ 14 ستمبر 2012ء

روزنامہ

FR-10

1913ء سے جاری شدہ

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

جمعہ 14 ستمبر 2012ء 26شوال 1433 ہجری 14 تبوک 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 214

حصول خیر کی عاجزانہ دعا

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حالت اس دعا کے وقت فاقہ سے ایسی ہوچکی تھی کہ کھجور کے ٹکڑے کے بھی محتاج تھے۔ (تفسیر الدرالمنثور للسیوطی صفحہ 125)

پھر خدا نے نہ صرف ان کے قیام وطعام کا بندوبست کیا بلکہ غریب الوطنی میں گھر بار اور شادی کا انتظام بھی کردیا۔

اے میرے رب! اپنی بھلائی میں سے جو کچھ تو مجھ پر نازل کرے میں اس کا محتاج ہوں۔ (القصص:25)

اللہ تعالیٰ نے ہدایت وگمراہی کے راستے کی نشاندہی کے بعد ہر شخص کیلئے راستہ کھلا چھوڑا ہے

نیک نیتی کے ساتھ کی گئی دعاؤں کو خدا تعالیٰ قبول کرتا ہے

یہ عورت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی نسل کی تربیت کرے، اس پر نظر رکھے اور پرورش کرے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا 46ویں جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر لجنہ اماء اللہ سے خطاب فرمودہ 8 ستمبر 2012ء بمقام حدیقۃ المہدی ہمپشائر کا خلاصہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 46ویں جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے روز مورخہ 8 ستمبر 2012ء کو پاکستانی وقت کے مطابق سہ پہر 4 بجے لجنہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ آپ نے محترمہ قرۃ العین طاہرہ صاحبہ کو تلاوت قرآن کریم کا ارشاد فرمایا۔ انہوں نے سورۃ البقرہ کی آیات 256 تا 258 کی تلاوت اور ترجمہ پیش کیا ازاں بعد محترمہ لبنیٰ وحید صاحبہ نے حضرت مصلح موعود کا منظوم کلام ؎

ایمان مجھ کو دے دے عرفان مجھ کو دے دے
قربان جاؤں تیرے قرآن مجھ کو دے دے

ترنم سے سنایا۔ محترمہ سیکرٹری صاحبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ برطانیہ نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات کے متعلق مختصر رپورٹ پیش کی اور پھر ان طالبات کو سیدنا حضور انور نے انعامات واسناد عطا فرمائیں اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے طالبات کو میڈلز پہنائے۔ اس تقریب کے بعد حضور انور نے خطاب ارشاد فرمایا جو مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے کے ذریعہ براہ راست نشر کیا گیا۔

حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سورۃ البقرہ کی آیات 257 اور 258 کی تلاوت وترجمہ پیش کرنے کے بعد فرمایا کہ آج کل نوجوانوں میں یہ سوال اٹھتا ہے جو ان آیات کے متعلق ہے کہ دین کے بارے میں جبر نہیں۔ اس اعتراض کے جواب میں بہت سارے جوابات دیئے جاتے ہیں اور بعض لاعلمی میں غلط مطالب بھی نکال لیتے ہیں اس لئے ضروری تھا کہ اس کے بارے میں بعض باتوں کو وضاحت سے پیش کیا جائے اسی لئے آج میں نے اس مضمون کو بیان کرنے کا ارادہ کیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ دین میں جبر نہیں کے معنے یہ ہیں کہ دین کو اختیار کرنا یا نہ کرنا۔ اس کو ماننا یا نہ ماننا یہ انسان کا اختیار ہے۔ ہر ایک کو اجازت ہے کہ وہ جو چاہے مذہب اختیار کرے۔ عیسائی، یہودی، دہریہ، یا بدھسٹ ہو جائے، مذہب کا اختیار کرنا ہر شخص کا ذاتی فعل ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ دین حق کی اشاعت کرے۔ اس کو پھیلائے۔ قرآن آخری اور کامل کتاب ہے اور تاقیامت قائم رہنے والی شریعت ہے۔ آنحضرتؐ کامل نبی ہوئے ہیں۔ آپؐ سے بڑھ کر نہ کوئی نبی ہوا اور نہ کبھی ہوگا۔ ہر احمدی اس پیغام کی اس خوبصورتی کو پیش کرے۔ جس میں ہدایت اور گمراہی کو کھول کر بیان کردیا گیا ہے۔ اعلیٰ اخلاق کی تعلیم کا بیان ہے۔ ہر قسم کے معاملات میں بہترین راہنمائی ہے اور تمام قسم کی گمراہیوں سے بچنے کی تاکید ہے اور پھر اس تعلیم پر خود عمل بھی کرے تو کوئی بھی عقلمند آدمی اس مفید اور نیک نتائج پیدا کرنے والی تعلیم کو چھوڑ نہیں سکتا۔ وہ خود ہی اس کا قائل ہوگا اور جبر اور زبردستی کرنے کی ضرورت ہی نہیں۔ اللہ نے ہر شخص کیلئے راستہ کھلا چھوڑا ہے۔ نشاندہی دونوں راستوں کی کردی ہے۔ ہدایت کو اپناؤ گے تو خدا کی رضا ملے گی اور اگر گمراہی کی طرف جاؤ گے تو سزا ملے گی۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہر احمدی مرد، عورت، بچے، بوڑھے اور جوان پر یہ فرض ہے کہ ہدایت و گمراہی کی نشاندہی کردے۔ قرآن کی خوبصورت تعلیم کو لوگوں کے سامنے پیش کرے اور خود بھی خدا کی رضا کے حصول کیلئے اس تعلیم پر عمل کرے اور خدا کی رضا کیلئے اس پیغام کو قبول کرے تو خدا اس کو اس کا اجر ضرور دے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اچھا آدمی بننے ایمان مضبوط کرنے اور دنیا و عاقبت سنوارنے کیلئے قرآن کی تعلیم کے کڑے پر ہاتھ ڈالنا ضروری ہے۔ عروۃ کے معنے دستہ، ہینڈل، اعتبار کی جانے والی چیز، ایسی چیز جس کا مشکل کے وقت سہارا لیا جائے، ہمیشہ رہنے والی چیز اور بہترین مال کے ہیں۔ مطلب یہ کہ دین کی چیز کو مضبوطی سے پکڑو گے تو یہ مضبوط بھی ہے۔ قابل اعتبار بھی ہے۔ شیطان اور برائیوں سے نجات دلانے والا ہے۔ اور اس سے نیک انجام ہوتا ہے ہر مصیبت کے وقت اللہ تعالیٰ کے دین پر عمل کرنا ہی نجات کا ذریعہ بنتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ لا اکراہ سے یہ بات نکالی جاتی ہے کہ جب دین کو ماننے یا نہ ماننے میں جبر نہیں تو پھر جماعت کیوں قواعد وضوابط کی

باقی صفحہ 2 پر

مکرم محمد نواز صاحب اورنگی ٹاؤن

کراچی راہ مولیٰ میں قربان ہوگئے

احباب جماعت کو افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ مورخہ 11ستمبر 2012ء کو مکرم محمد نواز صاحب آف اورنگی ٹاؤن کراچی نامعلوم موٹرسائیکل سواروں کی فائرنگ کی وجہ سے راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے۔ وہ محکمہ پولیس میں بحیثیت کانسٹیبل تھانہ پیر آباد (بنارس) میں تعینات تھے۔ تفصیلات کے مطابق وقوعہ کے روز رات 8 بجے موٹرسائیکل پر تھانہ پیر آباد (بنارس) ڈیوٹی پر جا رہے تھے کہ نامعلوم موٹرسائیکل سواروں نے ان پر فائرنگ کر دی۔ ان کے سر پر دو گولیاں لگیں جس سے موقع پر جاں بحق ہوگئے۔ ان کی میت تدفین کے لئے ربوہ لائی گئی جہاں 13 ستمبر کو صبح 10 بجے احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں ان کی نماز جنازہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے پڑھائی۔ جس میں شہریوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ قبرستان عام میں تدفین کے بعد دعا محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے ہی کرائی۔ یاد رہے کہ کراچی میں ہی چند دن قبل 7 ستمبر کو ایک احمدی سکول ٹیچر مکرم راؤ عبدالغفار صاحب کو اور اس سے قبل اورنگی ٹاؤن میں جماعت احمدیہ کے مقامی صدر مکرم نعیم احمد گوندل صاحب جو سٹیٹ بنک آف پاکستان میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے عہدے پر فائز تھے، کو بھی احمدی ہونے کی بنا پر قتل کیا جا چکا ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اورنگی ٹاؤن کے علاقہ میں کچھ عرصہ قبل جماعت احمدیہ کے خلاف نفرت انگیز وال چاکنگ بھی کی گئی ہے۔

ترجمان جماعت احمدیہ پاکستان مکرم سلیم الدین صاحب ناظر امور عامہ نے اس افسوسناک واقعہ پر دلی رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے اس کی

باقی صفحہ 8 پر

(بقیہ از صفحہ 1 خطاب حضور انور)

پابندی کراتی ہے۔ فرمایا کہ دین کو ماننا نہ ماننا اختیار ہے۔ لیکن اگر مان لیا ہے تو پھر اسی کی تعلیم پر عمل کرنا ضروری ہے قرآن کریم نہ ماننے کا اختیار دیتا ہے مگر ماننے والوں کو بعض قوانین کا پابند کرتا ہے اور اس کو ماننا ضروری ہے۔

حضور انور نے بعض قرآنی آیات پیش فرمائیں جن میں اطاعت کا حکم ہے فرمایا کہ خلافت سے وابستگی کیلئے بھی اطاعت ضروری ہے آپ اس کا عہد کرتے ہیں کہ میں معروف کی اطاعت کروں گا۔ اس لئے اطاعت لازمی ہے۔ اگر آپ نظام جماعت کی اطاعت نہیں کرنا چاہتے تو پھر اس میں رہنا بھی ضروری نہیں۔ آپ اس سے باہر چلے جائیں۔ لیکن اگر اس میں رہنا ہے تو پھر نظام جماعت کی پابندی کرنی ضروری ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ رسول اللہؐ کا اسوۂ ہر مومن کیلئے نمونہ ہے۔ اگر رسول اللہؐ قرآن کریم کے تمام احکامات کو مانتے تھے تو پھر یہ اعتراض لغو ہے کہ قرآن کی تعلیم پر ایمان لا کر عمل ضروری نہیں۔ شریعت کے احکامات کی پابندی کرنی ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا کہ دنیاوی حکومتیں، تنظیمیں اور کلب وغیرہ اپنے قواعد وضوابط کی پابندی کرواتے ہیں اگر کوئی پابندی نہ کرے تو پھر وہ اس کو اپنی ممبر شپ سے علیحدہ کر دیتے ہیں عہد بیعت کرنا آپ کی مرضی ہے اختیار ہے مگر جب اختیار کر لیا تو پھر ان قوانین اور قواعد وضوابط کی پابندی کرنا بھی بہت ضروری ہے اور جماعت احمدیہ کے نظام میں تمام احکامات اور تعلیمات قرآن کے احکامات اور تعلیمات ہیں اس کے خلاف کچھ نہیں ہے۔ اگر آپ نے احمدی ہونا ہے تو پھر نظام جماعت کی اطاعت کرنی ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کی ان آیات میں خدا نے قرآنی تعلیمات کی خوبصورتی یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ دین حق کی تعلیم کو ماننے، اس پر عمل کرنے کے نتیجے میں تم شیطان سے نجات پا جاؤ گے۔ یعنی برائیوں سے بچ جاؤ گے۔ اس لئے ہر احمدی عورت اور لڑکی کا فرض ہے کہ ان تعلیمات پر عمل کر کے خدا کی رضا کو اس طرح حاصل کرے کہ شیطان سے ہمیشہ کے لئے نجات حاصل کر لے۔ ظلمات سے نکل آئے اور نیکیوں کے نور کو اختیار کرے۔ دنیا کی لذات، فیشن اور احساس کمتری میں پڑ کر دنیا کی طرف نہ جھکیں بلکہ قرآنی احکامات پر عمل کر کے حیاء کو اختیار کر کے اور پردہ کے حکم کو مان کر اپنے آپ کو شیطان سے بچا لے۔ یاد رکھیں شیطان وہیں آتا ہے جہاں رحمٰن خدا سے تعلق ٹوٹتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مومن کی خدا تعالیٰ نے یہ نشانیاں بیان کی ہیں کہ اللہ کی محبت ہر دوسری محبت سے زیادہ مومن کے دل میں ہوتی ہے۔ اللہ کے ذکر سے اس کا دل ڈر جاتا ہے اور اطاعت کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔ نماز کو شرائط کے ساتھ ادا کرتا ہے۔ اپنے رزق میں سے خدا کیلئے خرچ کرتا ہے اور اللہ اور اس کے رسول کی آواز پر سمعنا و اطعنا کہتے ہوئے آگے بڑھتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یاد رکھیں خدا تعالیٰ دعاؤں کو سنتا ہے وہ دلوں کے حال کو خوب جانتا ہے۔ اس لئے نیک نیتی سے دعائیں کرتے رہیں اور نیکیوں پر قائم رہیں۔ دنیا کی چمک دمک اور لالچ میں نہ پڑیں۔ عورت کی اس لئے بھی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی نسل کی پرورش کی ذمہ دار ہے۔ اس پر نظر رکھے۔ ہر وقت تربیت کا خیال رکھیں۔ اگر دنیا کی چیز موبائل، انٹرنیٹ، ٹی وی وغیرہ لے کر دینا ہے تو خیال رکھیں کہ اس کا درست استعمال کرتے رہیں۔ ایک تڑپ کے ساتھ روح کی ہر مرض کا علاج خدا تعالیٰ سے مانگیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ دعا بھی اسی کی قبول کرتا ہے جو عمل سے اس پر ایمان لاتا ہے۔ اس لئے اپنے ہر عمل کو خدا کی رضا میں ڈھالنے کی کوشش کریں۔ اپنے دلوں کو خدا کے نور سے منور کرنے کیلئے دعائیں کریں اور اس کی رضا و خوشنودی کی راہیں تلاش کریں۔ دین کو اپنی ترجیحات میں شامل کریں۔ قرآن کے ہر حکم پر عمل کریں۔ بہت ساری بچیاں اور عورتیں اس پر عمل بھی کرتی ہیں اللہ کرے کہ اس تعداد میں اضافہ ہوتا چلا جائے اور مجھے اور آئندہ آنے والوں کو بھی اس فکر سے آزاد کر دے اور ہم اپنی نسلوں کی صحیح پرورش کرنے والے اور قرآنی تعلیم کو پھیلانے والے ہوں۔

اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد 5:45 تک حضور انور جلسہ گاہ زنانہ میں موجود رہے پھر نماز ظہر وعصر کیلئے جلسہ گاہ مردانہ میں تشریف لے گئے۔

مکرم طاہر احمد بھٹی صاحب

ربوہ کی امتیازی خصوصیات، سادگی، وقار اور حسن اخلاق

ربوہ کے مکین اس کی پاکیزہ روایات کے امین ہیں

ہمارے ایک پرانے دوست ہیں جو کبھی کبھار ایسا جملہ بول دیتے ہیں کہ خیال کی کئی جہتیں چمک اٹھتی ہیں اور ہم حیرت سے انہیں دیکھتے ہیں کہ کیا یہ جملہ واقعی انہوں نے بولا ہے۔ اس دفعہ عید ملنے گئے تو بڑے ہی ریٹائرڈ موڈ میں بیٹھے تھے۔ فرمانے لگے:۔

’’ہمارے شہر ربوہ کا یہ کمال ہے کہ آپ سادہ ترین یا قیمتی ترین لباس پہن لیں، کوئی آپ کا نوٹس ہی نہیں لیتا۔

تو چوہدری صاحب چپ اور ہم خیال در خیال بول رہے تھے۔ واقعی یہ شہر سطحی خوبصورتی کے معیار سے بہت آگے نکل گیا ہے۔ یہاں پہناوے اور دکھاوے قطعی بے وقعت ہیں۔ یعنی یہ شہر اور اس کے مکین Complex Free ہیں۔ صرف اوڑھنے پہننے ہی کا کیا مذکور۔ آپ سائیکل پہ ہیں۔ پیدل ہیں یا قیمتی گاڑی میں سوار۔ کوئی امتیاز نہیں ہاں خدمات آپ کا تعین کریں تو کریں۔ مگر وہ بھی تب اگر ان کا اظہار ہو تو۔ یہاں تو اہل خیر کی نیکی کا تذکرہ انہیں شرمسار اور خجل کر دیتا ہے۔ سادہ اور پُر وقار کی اصطلاح یہاں خوب سمجھ میں آتی ہے۔ پاکستان میں یہ غالباً واحد شہر ہے جو کسی بھی احساس کمتری کے بغیر سائیکل کا بے محابا استعمال کرتا ہے۔

عید پہ اگر ذرا جلدی گھر سے نکل کر علی الصبح محلّہ جات کا ایک چکر لگائیں تو سمجھ میں ہی نہیں آتا کہ اتنی کم قیمت صفائی اور پُرکشش آرائش کون کر گیا ہے۔ محاورۃً نہیں بلکہ حقیقتاً وہ فرشتے ہی لگتے ہیں جو رات بھر چونے کی لکیریں اور چھڑکاؤ کر کے، نفاست بکھیر کے غائب ہو جاتے ہیں۔ ہمارے ایک غیر از جماعت دوست یہاں کچھ وقت گزار کر کہنے لگے کہ یہاں سیکیورٹی کے تناسب سے احساس تحفظ کہیں زیادہ ہے۔ ہمیں چوہدری محمد علی مضطر صاحب کا یہ شعر برمحل یاد آیا کہ ؎

کس کا دست دعا شہر کی ڈھال ہے
کس کے سجدوں کے ہیں سائباں شہر میں

لیکن یہ سب کچھ اچانک کب ہوتا ہے۔ اس کے پیچھے سوا سو سال کی تربیت، محنت اور یقین ہے۔ اپنے آئندہ میں ہونے کا یقین۔ اس لئے درجہ بدرجہ ترقی اور تعمیر کا حوصلہ ملتا ہے۔ خود ہمارے بچپن کے دارالضیافت، دفاتر صدر انجمن اور تحریک جدید آج سے بالکل مختلف تھے بلکہ لنگر خانے کی کراکری تک اور تھی مگر اس میں تدریجی ارتقاء ہوا ہے اور جتنا ہوا ہے اس کی اٹھان ایسی رہی ہے کہ ہم تو ہم، ہمارے غیر از جماعت دوست بھی کہتے ہیں کہ بات اب اس سے آگے ہی جائے گی۔

اس تاثراتی گفتگو کا مقصد یہ تھا کہ یہ سب کچھ نہ تو از خود ہوا ہے اور نہ ہی اچانک، اس کے پیچھے وہ الٰہی بصیرت رکھنے والی نظر تھی جو جماعت کی تربیت کسی وقتی جوش کے لئے نہیں بلکہ زمانوں کی قیادت کرنے کے لحاظ سے کر رہی تھی۔ اس لئے ایک تو ان نعمتوں کو محسوس کرتے وقت ان آباء کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں جن کی لگائی ہوئی کھجوریں ہمارے وقت میں پھل دے رہی ہیں۔ دوسرے اس صدی کی ابتدائی دہائیوں میں اپنے حصے کی کھجوریں کاشت کرنی نہ بھولیں اور تیسرے اس دور کے مکینوں کی ذمہ داری ہے کہ حسن اخلاق، مروت، قربانی وقار عمل، سادگی، خود اعتمادی اور زندہ دلی کے درختوں کی شعوری نگہداشت کریں۔ فارسی کا یہ شعر ضرب المثل بن چکا ہے کہ ؎

تازہ خواہی داشتن گر داغ ہائے سینہ را
گاہے گاہے باز خواں ایں قصۂ پارینہ را

اس لئے ماضی کی روایات کو تازہ رکھنے کے لئے کبھی کبھار کار ہونے کے باوجود سائیکل چلائیں اور خوش لباسی کے ساتھ سادہ لباسی کا ذائقہ چکھتے رہیں۔ احساس تحفظ ہو تو اسے بالیقین سجدوں کا ہی سائبان جانئے۔ یاد آیا کہ ربوہ کے ابتدائی دنوں میں سگریٹ بھی عام طور پر دستیاب نہیں تھے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ یہ اب بھی اگر دکھائی دے تو عجیب سا لگے۔ مگر، مگر، اس میں پڑتی ہے محنت زیادہ۔

وما توفیقی الا باللّٰہ۔

یہاں رہیں اور ان ایام کی قدر کریں

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

یہ بھی غنیمت ہے کہ انسان اس جگہ کی صحبت کو غنیمت سمجھے جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ یہاں آنے یا رہنے سے دنیاوی کاروبار میں حرج ہوگا وہ بیمار ہے۔ اسے اس بیماری کا علاج کرنا چاہئے۔ دنیا کے کام تو کبھی ختم نہیں ہوتے اور نہ ہو سکتے ہیں جب تک خود انسان خدا تعالیٰ سے توفیق پا کر ان کا خاتمہ نہ کر دے۔

ابھی ہماری جماعت کو سمجھنے کے لئے بہت سی باتیں ہیں۔ رفتہ رفتہ تحریک ہوتی ہے کسی مجمع میں کوئی تحریک ہوگئی اور کسی میں کوئی۔ اس لئے جب تک یہاں انسان ایک عرصہ تک نہ رہے یا کثرت کے ساتھ نہ آتا رہے کم فائدہ ہوتا ہے اور یہ بڑی خامی اور بے قدری ہوتی ہے اور سلسلہ کی بدنامی کا موجب ہوتا ہے۔ جب ایک شخص سلسلہ میں داخل ہوتا ہے اور وہ توجہ کے ساتھ ان مسائل پر جو ہم پیش کرتے ہیں نظر نہیں کرتا اور پھر اگر اس سے کوئی سوال کرتا ہے تو اسے چپ ہونا پڑتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہماری کتابوں کو غور سے پڑھیں اور فکر کریں اور یہاں رہیں اور ان ایام کی قدر کریں۔

جو لوگ اس سلسلہ میں داخل ہوتے ہیں اور ایمان لاتے ہیں وہ سمجھ سکتے ہیں کہ کیا یہ دن وہ نہیں ہیں جن کے لئے بہت سے سعید لوگ حسرت کرتے چلے گئے ہیں اور یہ امور کتابوں میں درج ہیں کہ کس طرح پر ہزاروں روحیں اس آرزو میں اس دنیا سے رخصت ہوئیں کہ وہ مسیح موعود کے زمانہ کو پا لیتیں مگر اس زمانہ کے لوگ جس طرح پر ان ایام کی قدر نہیں کرتے اور مخالفت سے پیش آتے ہیں کیا تعجب اگر وہ یہ زمانہ پاتے تو وہ سیر ہو جاتے۔ (ملفوظات جلد چہارم ص 413)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

مقدمہ اقدام قتل کا اجمالی تذکرہ

مونٹا گو ولیم ڈگلس کے نواسے محترم کرسٹوفر ڈگلس پولین

کی حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ سے ملاقات

رپورٹ: مکرم آصف محمود باسط صاحب

مورخہ 14 مارچ 2012ء کو پیلاطوس ثانی جناب مونٹا گو ولیم ڈگلس کے نواسے محترم کرسٹوفر ڈگلس پولین نے حضرت مسیح موعود کے خلیفہ اور جانشین سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

اس ملاقات کے احوال سے پہلے اس ایمان افروز عدالتی مقدمہ کا مختصر تذکرہ برمحل معلوم ہوتا ہے، جس میں کیپٹن ڈگلس نے مسیح پاک کے چہرۂ مبارک کو دیکھا اور اللہ تعالیٰ کے اذن سے حضرت مسیح پاک کو باعزت بری قرار دے دیا۔

مقدمہ اقدام قتل کا اجمالی تذکرہ

1893ء میں ہونے والے معرکۃ الآراء مباحثہ "جنگ مقدس" میں عیسائی پادریوں کو شکست ہو چکی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے کاسر صلیب سیدنا حضرت مسیح موعود کے ہاتھوں دین حق کی فتح کا سورج طلوع ہو چکا تھا۔ مگر عیسائی پادری ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس بات پر مصر تھے کہ فتح ان کی ہوئی۔ اس پر حضرت مسیح موعود اللہ تعالیٰ سے اذن پا کر ڈپٹی عبداللہ آتھم کے عبرتناک انجام کی پیشگوئی کا اعلان فرما چکے تھے۔ یہ پیشگوئی بھی روز روشن کی طرح ظاہر ہو چکی تھی اور عبداللہ آتھم مخفی و عارضی رجوع الی اللہ اور پھر اس کے بعد شوخی و شرارت دونوں کے نتائج دیکھتا ہوا عبرتناک انجام کو پہنچ چکا تھا۔ یہ دندان شکن شکست عیسائی پادریوں کے حلق میں کانٹا بن کر اٹکی ہوئی تھی۔ وہ کسی ایسے موقعہ کی تلاش میں تھے جس کے ذریعہ وہ حضرت مسیح موعود کی جگ ہنسائی کا سامان کر سکیں تا ان کے اپنے دلوں میں جلنے والی حسد کی آگ کسی طور ٹھنڈی ہو سکے۔

جب کوئی ایسا موقعہ ہاتھ آتا نظر نہ آیا تو پادریوں نے ایک سازش تیار کی۔ انہوں نے عبدالحمید نامی ایک آوارہ مزاج اور فاطر العقل نوجوان کو اس بات پر تیار کیا کہ وہ حضرت مسیح موعود پر یہ الزام لگائے کہ آپ نے اسے پادری ہنری مارٹن کلارک کو قتل کرنے کے لئے امرتسر بھیجا تھا۔

اس مقدمہ کی سماعت بٹالہ میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کیپٹن مونٹا گو ولیم ڈگلس کی عدالت میں ہوئی۔ کیپٹن ڈگلس نے عبدالحمید اور ہنری مارٹن کلارک سمیت فریقین کے بیانات سنے۔ یہاں یہ بات بھی بہت دلچسپ ہے کہ حضرت مسیح موعود کے مخالف فریق میں عیسائی پادری ہی نہیں بلکہ محمد حسین بٹالوی بھی شامل تھا۔ انجام کار کیپٹن ڈگلس نے حضرت مسیح موعود کے حق میں فیصلہ سناتے ہوئے آپ کو باعزت بری قرار دیا۔

یہ شمعِ رُخِ انور

بعد میں کیپٹن ڈگلس نے بتایا کہ انہیں حضرت مسیح موعود کا چہرہ دیکھتے ہی معلوم ہو گیا تھا کہ آپ معصوم اور بے قصور ہیں۔ یہ بھی محسوس ہو گیا تھا کہ عبدالحمید اور ہنری مارٹن کلارک کی شہادتوں کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔ اس انصاف پسندی پر حضرت مسیح موعود نے اسے پیلاطوس ثانی قرار دیا۔ اس مقدمہ کی تفصیلات حضرت مسیح موعود کی تصنیف لطیف "کتاب البریہ" میں ملاحظہ ہو سکتی ہیں۔

کیپٹن ڈگلس ہندوستان میں سرکاری ملازمت سے ریٹائرمنٹ کے بعد واپس انگلستان چلے آئے اور یہیں قیام پذیر رہے۔ لندن میں قیام کے زمانہ میں ان کا تعلق بیت فضل لندن کے ساتھ قائم رہا اور مختلف مواقع پر بیت فضل لندن تشریف بھی لاتے رہے۔

کرنل ڈگلس بیت فضل لندن میں

جب حضرت مولوی شیر علی صاحب 1936ء میں انگریزی ترجمۃ القرآن کے سلسلہ میں لندن میں قیام پذیر تھے تو کیپٹن ڈگلس لندن بیت الذکر میں تشریف لائے۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب اس مقدمہ میں بطور گواہ پیش ہوئے تھے۔ یوں اس ایمان افروز عدالتی مقدمہ کا منصف اور گواہ چالیس سال کے عرصہ کے بعد ایک ساتھ بیٹھے اور مقدمہ کی یادوں کو تازہ کیا۔

برطانیہ کے ایک معروف روزنامے The Daily Sketch نے اس ملاقات کا احوال مع تصاویر شائع کرتے ہوئے یہ سرخی لگائی:

جج کی گواہ سے چالیس سال بعد ملاقات

تفصیل میں لکھا کہ کرنل ڈگلس نے Daily Sketch کو بتایا کہ یہ مقدمہ مرزا غلام احمد کے خلاف تھا، جنہیں کئی سال سے مخالفت کا سامنا تھا۔ "میں اب تک چشم تصور سے مرزا غلام احمد کو اپنے سامنے چرچ مشن سوسائٹی کے ایک پادری کے اقدام قتل کے الزام میں کھڑا دیکھ سکتا ہوں۔ عبدالحمید نامی گواہ نے یہ الزام عائد کیا تھا کہ احمد نے اسے پادری کے قتل کیلئے ہدایت دی تھی۔ مگر اس نے کئی متضاد بیانات دیئے۔ میں فوراً اس نتیجہ پر پہنچ گیا کہ احمد بے قصور ہیں اور انہیں بری کر دیا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ عبدالحمید کو من گھڑت کہانی سنانے پر مجبور کیا گیا تھا۔ یہ مقدمہ بہت مشہور ہوا اور احمد کے ماننے والوں میں کئی گنا اضافہ ہوا۔ جہاں تک میرا تعلق ہے، میں نے عدل سے کام لیا، اور یہ جماعت مجھے انصاف پسند پیلاطوس کہتی ہے"۔

آگے حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد (امام بیت الفضل لندن) کا بیان دیا گیا ہے جس میں انہوں نے جماعت کا مختصر تعارف کروایا اور اخبار کو بتایا کہ "...... ہماری جماعت کرنل ڈگلس کا بہت احترام کرتی ہے۔"

(The Daily Sketch, April 3th,1936)

اس مقدمہ میں بریت سے حضرت اقدس کی صداقت میں کوئی شک وشبہ کی گنجائش نہ رہی اور یہ مقدمہ سعید فطرت لوگوں کے لئے رشد کا موجب ہوا، ہوتا رہا اور رہتی دنیا تک ہوتا رہے گا۔

دوسری طرف عیسائی پادریوں کی خفت اور شرمندگی کا یہ عالم تھا کہ 1897ء کے چرچ مشنری انٹیلیجنسز میں ایک سطر کی خبر ملتی ہے جس میں لکھا ہے کہ "مرزا غلام احمد قادیانی (ناقل) پر ہنری مارٹن کلارک کے قتل کی سازش کا مقدمہ بٹالہ میں سنا جائے گا"۔

اس ایک سطر کی خبر کے بعد اس سال کے بقیہ مہینوں میں تو کیا، اگلے دو برس کی رپورٹوں میں اس مقدمہ کا کوئی نام و نشان نہیں ملتا۔ کیسی عبرتناک شکست ہے۔ جسے اب بھی شک ہو کہ آتھم والی پیشگوئی پوری نہیں ہوئی، وہ غور کریں اور دیکھیں کہ آتھم اور اس کے ساتھی ایک بار نہیں کئی بار مرے۔

کرنل ڈگلس کی یادداشت مقدمہ سے متعلق

اس مقدمہ میں حضرت مسیح موعود کی معصومیت اور عیسائی پادریوں کے کذب کا ذکر کرنل ڈگلس نے حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس کے نام ایک خط میں بھی کیا۔ آپ نے جو لکھا اس کا اردو ترجمہ یوں ہے:۔

"یونائٹڈ سروس کلب
پال مال، ایس ڈبلیو 1
29 جولائی 1939ء

محترم امام صاحب

مرزا غلام احمد (ناقل) کے خلاف ہونے والے مقدمہ کی سماعت یا تو امرتسر میں ہونی تھی یا گورداسپور میں۔ اس مقدمہ کو گورداسپور میں منتقل کر دیا گیا اور اس کی سماعت میں نے 1897ء میں بٹالہ میں کی۔

شہادتیں جھوٹی تھیں، اور اس بنا پر میں نے مرزا غلام احمد (ناقل) کو بری قرار دے دیا۔

ایم ڈبلیو ڈگلس"

(ریکارڈ خلافت لائبریری ربوہ)

1939ء میں حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس نے کرنل ڈگلس کو بیت الفضل لندن میں مدعو کیا۔ اس واقعہ کی تفصیل حضرت مولانا صاحب نے "کتاب البریہ" کے تعارفی نوٹ میں بیان فرماتے ہوئے لکھا ہے کہ بیت الفضل لندن میں ایک بین المذاہب جلسہ کا انعقاد کیا گیا اور اس کی صدارت کے لئے جناب کرنل ڈگلس کو مدعو کیا گیا۔ اس جلسہ کی روداد ستمبر 1939ء کے ریویو آف ریلیجنز (اردو) میں شائع ہوئی۔

کرنل ڈگلس نے اپنے صدارتی خطبہ میں فرمایا کہ:

"احمدیت کا ایک مقصد (دین حق) کو موجودہ زمانہ کی زندگی کے مطابق پیش کرنا ہے، میں نے جب 1897ء میں بانی جماعت کے خلاف مقدمہ کی سماعت کی تھی اس وقت جماعت کی تعداد چند سو سے زیادہ نہ تھی، لیکن آج دس لاکھ سے بھی زیادہ ہے۔ پچاس سال کے عرصہ میں یہ نہایت شاندار کامیابی ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ موجودہ نسل کے نوجوان اس کی طرف زیادہ توجہ دیں گے اور آئندہ پچاس سال کے عرصہ میں جماعت کی تعداد

بہت بڑھ جائے گی''۔

(بحوالہ ریویو آف ریلیجنز، اردو، ستمبر 1939ء)

کرنل ڈگلس کے دل میں اللہ تعالیٰ نے جماعت کی ترقی کا جو اندازہ پیدا کیا تھا، وہ اس کی توقع سے بھی بہت بڑھ کر نکلا۔ اللہ تعالیٰ تو اپنے مسیح پاک سے وعدہ فرما چکا تھا کہ ''مَیں تیری (۔) کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا''۔ کرنل ڈگلس تو پچاس سال بعد کے حالات دیکھنے سے قبل وفات پا گئے، مگر اس واقعہ کے 73 سال کے بعد 14 مارچ 2012ء کو ان کے نواسے جناب Christopher Douglas-Pulleyne بیت الفضل میں تشریف لائے اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں حاضر ہونے کا شرف حاصل کیا۔

کرنل ڈگلس کی اولاد کی تلاش

اس واقعہ سے کچھ ماہ قبل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات اور رہنمائی میں کرنل ڈگلس کی اولاد پر تحقیق کا آغاز کرنے کی توفیق ملی۔

حضرت مسیح موعود نے ڈگلس کا نہایت خوبصورت الفاظ میں ذکر فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا ہے کہ اس کا نام ہمیشہ زندہ رہے گا۔ حضور فرماتے ہیں:

''جب تک دنیا قائم ہے اور جیسے جیسے یہ جماعت لاکھوں کروڑوں افراد تک پہنچے گی ویسی ویسی تعریف کے ساتھ اس نیک نیت حاکم کا تذکرہ رہے گا اور یہ اس کی خوش قسمتی ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس کام کے لئے اسی کو چنا''۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 56)

تحقیق سے معلوم ہوا کہ کرنل مونٹا گو ولیم ڈگلس کا تعلق سکاٹ لینڈ کے مشہور فرماں روا خاندان Douglas سے تھا۔ ان کا شجرہ نسب Marquess of Queensbury سے چلنے والے Douglas Clan سے ملتا ہے۔ کرنل ڈگلس کے دو بیٹے اور ایک بیٹی تھی۔ بیٹوں کے نام Edward اور Arcibold Douglas تھے، جبکہ بیٹی کا نام Helen Elizabeth Douglas تھا۔ بیٹی کی شادی Geoffery Bernard Pulleyne سے ہوئی۔ جب Helen نے شادی کے بعد اپنے خاندانی نام Douglas کو برقرار رکھتے ہوئے اس کے ساتھ اپنے شوہر کے خاندانی نام Pulleyne کا اضافہ کیا تو اس کے شوہر نے بھی اخبار میں اعلان دے کر اپنے نام کے ساتھ اپنی بیوی کے خاندانی نام کا اضافہ کرلیا۔

یوں کرنل ڈگلس کی بیٹی کا نام Helen Elizabeth Douglas-Pulleyne ہوگیا اور اس کے شوہر کا نام Geoffery Bernard Douglas-Pulleyne ہوگیا۔

بہت سی تلاش کے بعد ان دونوں کے بیٹے Christopher Douglas-Pulleyne دریافت ہوئے اور ان سے رابطہ ہوا۔ پہلی مرتبہ فون پر بات ہوئی اور مَیں نے انہیں بتایا کہ مَیں ان سے ان کے نانا کرنل ڈگلس کے سلسلہ میں بات کرنا چاہتا ہوں۔ اس پر انہوں نے کہا کہ مجھے کسی اور وقت فون کرنا۔ اس کے بعد کئی مرتبہ کوشش کی، مگر رابطہ نہ ہوسکا۔ ٹیلی فون کی گھنٹی بجتی مگر جواب نہ ملتا۔ ایک روز خاکسار انہیں تلاش کرتا ان کے گھر کے دروازے پر پہنچا۔ یوں پہلی مرتبہ انہیں اس تلاش کا پس منظر بتانے کا موقعہ ملا۔ ان کے لئے یہ ساری تفصیلات بہت حیرت کا موجب تھیں۔ وہ بہت محبت سے ملے اور جماعت سے متعلق بہت تفصیل سے تعارف حاصل کرتے رہے۔ پھر انہوں نے اپنے گریز کا اعتراف کیا مگر جب اپنے گریز کی وجہ بتائی تو بہت ہی دلچسپ اور ایمان افروز تھی۔

انہوں نے بتایا کہ انہوں نے اپنی والدہ سے سن رکھا تھا کہ کرنل ڈگلس قتل اور اقدام قتل کے مقدمات میں بکثرت سزائے موت سنایا کرتے تھے۔ اور بعض اوقات سزائے موت پانے والوں کے پسماندگان کرنل ڈگلس کو بدلہ لینے کی دھمکیاں بھی دیا کرتے تھے۔ کہنے لگے کہ جب میں نے سنا کہ آپ میرے نانا سے متعلق بات کرنا چاہتے ہیں تو مجھے خیال گزرا کہ کہیں کسی سزا یافتہ کے لواحقین میں سے کوئی انتقام لینے کے لئے نہ ڈھونڈ رہا ہو۔ مگر مجھے آپ سے مل کر اور آپ کی جماعت سے متعلق معلومات حاصل کر کے بہت خوشی ہوئی ہے۔

یہاں ایک قابل توجہ بات یہ بھی ہے کہ ایسا جج جو قتل اور اقدام قتل کے مقدمات میں سزائے موت دینے میں مشہور ہو، اس کی طرف سے ملنے والی بریت اور بھی اہمیت کی حامل ہو جاتی ہے۔

اس کے بعد ان کے ساتھ رابطہ رہا اور جماعت احمدیہ سے متعلق مزید معلومات بھی دی جاتی رہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ سے ملاقات

جب انہیں معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعود کی جانشینی خلافت کی شکل میں جاری ہے، تو انہیں شوق پیدا ہوا کہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ کی خدمت میں ان کی درخواست پہنچائی گئی جو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت منظور فرمائی۔

ملاقات کے روز جناب Christopher کو پہلے ''مخزن تصاویر'' میں لگی جماعتی تاریخ پر مبنی تصویری نمائش دکھائی گئی۔ آغاز میں ہی حضرت مسیح موعود کی تصویر کو دیکھ کر کہنے لگے کہ ''میں نے اس شخص کو کہیں دیکھا ہے۔ لازماً میں کہیں انہیں ملا ہوں۔ مجھے پورے یقین کے ساتھ محسوس ہو رہا ہے کہ میں انہیں پہلی مرتبہ نہیں مل رہا۔ یہ چہرہ میرے ذہن کے کسی گوشہ میں نقش ہے۔ مجھے محسوس ہوتا ہے کہ میں نے ان کو اس قدر قریب سے دیکھا ہے کہ ان کے عمامہ کا ہر بل بھی دیکھا بھالا لگ رہا ہے۔''

بہت دیر تک ایک جذباتی کیفیت میں حضرت مسیح موعود کی تصویر کو دیکھتے رہے۔ پھر کہنے لگے کہ میں تصویر بنا سکتا تو مَیں اپنے حافظے سے اس چہرے کی تصویر بنا کر دکھاتا۔

اس پر خاکسار نے انہیں بتایا کہ ان کے نانا نے بھی اس سے ملتا جلتا تجربہ بیان کیا تھا۔ مولانا جلال الدین صاحب شمس نے لکھا ہے کہ کرنل ڈگلس نے بتایا کہ مجھے احمد (حضرت مسیح موعود۔ ناقل) کی شکل اس قدر اچھی طرح یاد ہے کہ مَیں نے ایک مرتبہ پنسل سے ان کے چہرے کے خدوخال کاغذ پر بنائے۔ پھر بعد میں ان کی اصل تصویر حاصل کر کے اسے ملایا تو وہ ایک جیسے تھے۔ جب کہ مجھے ہنری مارٹن کلارک کی شکل تک یاد نہیں۔

(بحوالہ تعارف نوٹ بابت ''کتاب البریہ'' روحانی خزائن جلد 13)

اس نمائش سے انہیں جماعت احمدیہ کی صداقت، وسعت، عالمگیریت اور حضرت مسیح موعود کے پیغام کے ذریعہ (دین حق) کا دنیا کے کناروں تک پہنچنے والے الہام کی صداقت کا اندازہ ہوا۔

پھر ملاقات کا وقت آیا تو انہیں بیت فضل لے جایا گیا۔ یہاں انہوں نے گھوم پھر کر اس بیت کے ان مقامات کو دیکھا جہاں ان کے نانا کی تصاویر لی گئی تھیں۔ اس کے بعد ہم حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف ملاقات حاصل کرنے انتظار گاہ میں حاضر ہوئے۔

ملاقات کیلئے حضور کے دفتر میں داخل ہوتے ہی انہوں نے حضور سے مصافحہ کیا۔ پھر حضور نے انہیں بیٹھ جانے کو کہا۔ کرنل ڈگلس بھی خوش نصیب تھا، ان کا نواسہ بھی خوش نصیب نکلا جسے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نصف گھنٹہ ملاقات کا وقت دیا۔ حضور انور ایدہ اللہ ان سے مختلف امور پر گفتگو فرماتے رہے۔ انہوں نے بھی اپنی زندگی کا ہر پہلو حضور انور کے سامنے رکھا۔ حضور انور نے ان سے بہت محبت کا سلوک فرمایا، اور وہ خود بھی حضور انور سے اس قدر محبت سے بات کرتے رہے کہ لگ رہا تھا کہ یہ کوئی نیا رشتہ نہیں جو استوار ہو رہا ہو، بلکہ ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ یہ رشتہ کوئی صدی بھر پرانا ہے۔ اور دیکھا جائے تو ہے بھی، کہ کرنل ڈگلس سے جماعت کا تعلق قائم ہوئے 115 سال بیت گئے۔

ملاقات کے دوران وہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے شکرگزار ہوتے رہے کہ حضور نے انہیں ملاقات کا موقعہ دیا۔

حضور انور نے دورانِ گفتگو ان سے دریافت فرمایا کہ انہیں اس مقدمہ کی تفصیلات سن کر کیسا محسوس ہوا ہے؟

اس پر انہوں نے جواب دیا کہ:

''مجھے اس بات پر خوشی بھی ہو رہی ہے اور فخر بھی ہو رہا ہے کہ میرے خاندان میں کسی فرد نے کوئی ایک نیک کام کیا ہے''۔

ملاقات کے اختتام پر انہوں نے حضور سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا، اور حضور سے دعا کی درخواست کی۔ پھر ان کی درخواست پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے تصویر کھینچنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

کرنل ڈگلس کے نواسے کا حضرت مسیح موعود کے چہرۂ مبارک کو دیکھ کر غیر معمولی طور پر متاثر ہونا، آپ کے خلیفہ اور جانشین کی خدمت میں حاضر ہونا، عقیدت اور محبت کا اظہار کرنا، اس سب کا مشاہدہ ایک نہایت ایمان افروز تجربہ تھا۔

(الفضل انٹرنیشنل 11 مئی 2012ء)

آنحضرتﷺ ہمدردیٔ مخلوق میں سب سے بڑھے ہوئے تھے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''جذب اور عقد ہمت ایک انسان کو اس وقت دیا جاتا ہے جبکہ وہ خدا تعالیٰ کی چادر کے نیچے آجاتا ہے اور ظلّ اللہ بنتا ہے پھر وہ مخلوق کی ہمدردی اور بہتری کے لئے اپنے اندر ایک اضطراب پاتا ہے۔ ہمارے نبی کریم ﷺ اس مرتبہ میں کل انبیاء علیہم السلام سے بڑھے ہوئے تھے اس لئے آپ مخلوق کی تکلیف دیکھ نہیں سکتے تھے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے (۔) یعنی یہ رسول تمہاری تکالیف کو دیکھ نہیں سکتا وہ اس پر سخت گراں ہے اور اسے ہر وقت اس بات کی تڑپ لگی رہتی ہے کہ تم کو بڑے بڑے منافع پہنچیں''۔

(الحکم مورخہ 24 جولائی 1902ء)

مکرم مظفر احمد دُرّانی صاحب

ایک شریف النفس اور باہمت واقفِ زندگی

مکرم مبارک محمود صاحب مربی سلسلہ کی حسین یادیں

عزیزم مکرم مبارک محمود صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم سیف علی شاہد صاحب امیر ضلع میر پور خاص سے خاکسار کا تعلق اور رفاقت بہت پرانی ہے جس کا سلسلہ آخر دم تک چلا۔ علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ میں تین سال جماعتی خدمت کے بعد 1989ء میں بطور مربی ضلع جھنگ اس عاجز کی تعیناتی ہوئی جہاں پر خاکسار نے محترم مولانا محمد اشرف ممتاز صاحب سے چارج لیا جن کی ٹرانسفر بطور مربی ضلع فیصل آباد ہوئی تھی اور محترم مولانا محمد اعظم اکسیر صاحب فیصل آباد سے ربوہ تشریف لے آئے تھے۔

ان دنوں عنایت پور بھٹیاں میں مکرم مبارک محمود صاحب کی پہلی تقرری ہوئی تھی۔ خاکسار آپ کے پاس دورہ پر گیا تو آپ سے میرا باقاعدہ تعارف ہوا۔ آپ نے اپنے حلقہ کی جماعتوں کا تعارف کروایا۔ چونکہ ان جماعتوں میں رابطہ کے لئے ذریعہ سفر سائیکل ہی ہے اس لئے دوران دورہ آپ کے سائیکل کو میں چلاتا رہا اور آپ پیچھے بیٹھے ہوتے۔ اس کیفیت میں خوشی اور مزاح سے کہنے لگے کہ شکر ہے کوئی ایسا مربی ضلع آیا ہے جسے سائیکل پر بٹھا کر کھینچنا نہیں پڑتا۔

اس عرصہ میں اکٹھے کام کرنے سے معلوم ہوا کہ آپ بہت شریف النفس، بے ضرر، ہمدرد اور دوسروں کے خیر خواہ تھے اور جماعتی خدمت کے مواقع تلاش کرکے ذاتی لگن اور بہت محنت سے وقف کی ذمہ داریاں نبھاتے۔ عنایت پور بھٹیاں اور بعد ازاں ٹھٹھہ شیر کا میں بیت الذکر کے ساتھ والے کمرہ میں ہی آپ کی رہائش تھی، بیت الذکر میں درس وتدریس کے علاوہ آپ کے کمرہ میں بھی چھوٹوں اور بڑوں کا ہر وقت آنا جانا لگا رہتا تھا۔ آپ ڈیروں، زمینوں اور دکانوں پر جا کر بھی احباب جماعت سے رابطہ رکھتے۔ اور اپنی تمام مفوضہ ذمہ داریوں کو باحسن سرانجام دیتے اور آپ نے اپنے حلقہ کے احباب میں بہت اچھا اثر اور تأثر پیدا کیا۔ آپ کی شرافت وہمدردی اور دوسروں کی خیر خواہی کی وجہ سے خاکسار نے دیکھا کہ اس حلقہ کے احباب آخر تک آپ کے رابطہ میں رہے۔

تنزانیہ میں تقرری

20 فروری 1993ء کو خاکسار کینیا کے لئے روانہ ہوا جس کے چند سال بعد آپ تنزانیہ تشریف لے گئے۔ اپریل 1999ء میں جب خاکسار کا تقرر تنزانیہ کے لئے ہوا تو مکرم مبارک محمود صاحب تنزانیہ میں تھے۔ ٹھٹھہ شیر کا ضلع جھنگ میں تعیناتی کے وقت تک آپ غیر شادی شدہ ہی تھے مگر اب شادی ہوجانے کے باوجود تنزانیہ میں آپ اکیلے ہی رہ رہے تھے، کیونکہ تا حال آپ کی فیملی پاکستان میں ہی تھی۔ آپ کا سنٹر عروشہ شہر تھا اور آپ کے حلقہ میں ہی افریقہ کا سب سے بڑا پہاڑ Kilimanjaro واقع تھا۔ آپ نے اپنے حلقہ میں دعوت وتربیت کے کام کو خوب جاری رکھا۔ اور ساتھ ساتھ میدان عمل میں ہی مقامی سواحیلی زبان سیکھتے رہے۔

اس سنٹر میں بہت چھوٹی جماعت تھی جس کی وجہ سے ایک دشمن نے آپ کو ذہنی اور جسمانی دکھ میں مبتلا کئے رکھا حتی کہ آپ کو اسیری کے دن بھی کاٹنے پڑے مگر آپ نے خدا کی خاطر یہ وقت بھی نہایت حوصلہ، ہمت اور صبر سے گزارا۔

ایثار اور قناعت

جب عروشہ میں آپ کی جگہ پر دوسرے مربی صاحب کا تقرر ہوا تو انہوں نے روٹی پکانے کے لئے توے کا مطالبہ کیا۔ جب مکرم مبارک محمود صاحب سے پوچھا گیا کہ آپ توے کے بغیر کیسے گزارہ کرتے رہے تو آپ نے جواب دیا کہ دو سال کے عرصہ قیام میں خاکسار نے کبھی روٹی پکائی ہی نہیں۔ چونکہ پکانی آتی نہیں تھی اور پکانا چاہتا بھی نہ تھا اس لئے توے کی نہ کبھی ضرورت محسوس ہوئی نہ ہی اس کا مطالبہ کیا۔ یعنی اس سنٹر میں آپ دو سال تک چاول اور ڈبل روٹی کھا کر گزارہ کرتے رہے مگر کبھی ذکر تک نہ کیا۔

عروشہ سے تبدیل ہو کر آپ دوسرے صوبہ کے مرکزی شہر ٹانگا میں تعینات ہوئے یہاں جماعت کی پرشکوہ بیت الذکر، مربی ہاؤس اور بڑی جماعت ہے، اتنے میں مکرم مبارک محمود صاحب کی فیملی بھی پہنچ چکی تھی۔ ٹانگا میں بھی آپ احباب جماعت اور حلقہ کے معلمین کے ساتھ نہایت محبت وپیار سے رہے، کئی نئی جماعتیں قائم کیں۔ وہاں پر بیوت الذکر تعمیر کروائیں۔ اپنے صوبائی جلسہ سالانہ اور مرکزی جلسہ سالانہ میں سپیشل بسوں کے ذریعہ اپنے احبابِ جماعت کو خاص اہتمام سے لایا کرتے تھے۔ 2001ء میں خاکسار کی غیر حاضری میں ایک ماہ کے لئے تنزانیہ کے قائم مقام امیر اور مربی انچارج بھی رہے اور اس ذمہ داری کو بھی خوب نبھایا۔

تاریمے کی دو منزلہ بیت الذکر

تاریمے (Tarime) کینیا کے بارڈر پر تنزانیہ کا آخری شہر ہے۔ بارڈر کے دونوں طرف دونوں ملکوں میں بکثرت احمدی جماعتیں قائم ہیں۔ مقامی لوگوں کے لئے بارڈر کے آر پار آنے جانے کے لئے کوئی سختی اور پابندی نہیں ہے۔ تاریمے شہر اور اس کے گردونواح کے دیہات میں بکثرت جماعتوں کے قیام کے باعث علاقے کے اس مرکزی شہر میں دو منزلہ بیت الذکر کی تعمیر کا فیصلہ کیا گیا۔ چونکہ ان دنوں مبارک صاحب تنزانیہ میں اکیلے ہی ہوتے تھے اس لئے آپ کو بیت الذکر کی تعمیر کی نگرانی کے لئے بھجوایا گیا جہاں آپ نے بہت محنت سے اپنی نگرانی میں تعمیر کا کام کروایا، گویا آپ سارا سارا وقت اوپر کھڑے ہو کر اپنی مرضی کا تسلی بخش کام کروایا کرتے تھے۔ آپ تعمیر کے مختلف مراحل کی تصویریں کھینچ کر ملاحظہ کے لئے بھجوایا کرتے تھے۔ آپ کی فیملی کے تنزانیہ پہنچنے کی وجہ سے بیت الذکر کی تکمیل سے قبل ہی آپ کو واپس بلا لیا گیا۔ تاریمے شہر اور جماعت احمدیہ تنزانیہ کی یہ پہلی دو منزلہ بیت الذکر ہے۔ فرقہ اہلِ حدیث تاریمے نے کوشش کی کہ وہ اپنی دو منزلہ مسجد ہماری بیت الذکر سے قبل مکمل کر لیں۔ مگر ان کی دوسری منزل کا کام سالہا سال تک شروع نہ ہوسکا جبکہ جماعت کی بیت الذکر چند ماہ میں مکمل ہوئی جس کا شاندار افتتاح بھی ہوگیا۔ خاکسار مظفر احمد درانی امیر ومربی انچارج تنزانیہ اور گورنمنٹ کی نمائندگی میں ڈسٹرکٹ کمشنر صاحب تاریمے نے صوبائی جلسہ کے ذریعہ بیت الذکر کا افتتاح کیا۔ اوپر کی منزل میں ہی معلم ہاؤس بھی بنایا گیا۔

دعوتی پمفلٹس

مکرم مبارک محمود صاحب کو شروع سے ہی ٹائپنگ کا شوق تھا اس لئے انہیں جماعتی ٹائپ رائٹر مہیا کر دیا گیا تھا جس پر آپ چھوٹے چھوٹے پمفلٹس تیار کر کے اپنے داعیان اور زیر دعوت دوستوں میں تقسیم کیا کرتے تھے۔ تقریباً ہر ماہ چند دلائل پر مشتمل ایک نیا پمفلٹ تیار کرکے اس کی کاپیاں کروا کے مہیا کیا کرتے تھے۔

MTA کی دستیابی

آپ جہاں جہاں بھی رہے ڈش انٹینا کو سیٹ کر کے رکھتے تاکہ MTA کی مسلسل دستیابی میسر رہے اور احبابِ جماعت کی دسترس میں ہو۔ MTA سے خطبات اور دیگر معلومات حاصل کر کے اس کا خلاصہ اور سواحیلی ترجمہ احبابِ جماعت تک پہنچایا کرتے تھے۔

وسیع وعریض غاروں کی سیر

آپ کے قیام ٹانگا کے دوران آپ نے خاکسار کو قریبی پہاڑوں کی وسیع وعریض غاروں کی سیر کروائی۔ پہاڑوں کے اندر کمرہ نما بلکہ بڑے بڑے ہال موجود ہیں اور کبھی اندر ہی اندر چند فٹ کی تنگ وتاریک گلی نما رستے ہیں جہاں پر صرف ایک ایک آدمی خاصا جھک کر ہی گزر سکتا ہے جو سرکاری محکمہ سیاحت کی تحویل میں ہیں۔ ہر گروپ کو ایک گائیڈ ٹارچ کے ہمراہ سیر کراتا ہے۔ ہم چونکہ تین چار لوگ تھے گائیڈ اور اس کے ٹارچ کی روشنی قریب ہی تھی اس لئے کوئی مشکل پیش نہ آئی۔

اگلی دفعہ جب خاکسار اپنی فیملی کے ہمراہ مکرم مبارک صاحب کے ہاں ٹانگا گیا تو بیوی بچوں کو بھی غاریں دکھانے لے گئے۔ اب دو فیملیاں دس سے زائد افراد پر مشتمل تھیں۔ جن میں مستورات اور بچے بھی شامل تھے۔ گائیڈ آگے آگے تھا، جب تنگ وتاریک گلی میں پہنچے تو وہاں سے ایک ایک کر کے قطار کی شکل میں ہی گزرنا تھا گائیڈ اپنی ٹارچ سمیت آگے جا چکا تھا۔ اس خوفناک صورتِ حال میں گھبرا کر بچوں نے چیخ وپکار شروع کردی، گائیڈ بھی شاید تماشا دیکھنا چاہتا تھا۔ جبکہ آسانی کی کوئی صورت بھی نہ تھی، غار کے اندر سے غار کے دہانے پر معمولی سی روشنی تھی تو ہم اللہ کی مدد سے یکے بعد دیگرے سب باہر نکل آئے، مستورات اور بچوں نے آئندہ ایسی غاریں نہ دیکھنے کا فیصلہ سنایا۔ وہ ایسی سخت صورتِ حال تھی کہ اب بھی جب سوچتا ہوں تو دم گھٹنے لگتا ہے۔

پہاڑوں کے اندر ہی اندر اور زیر زمین ان غاروں کے سینکڑوں میل تک پھیلے ہونے کے قصے مشہور ہیں۔ جو بھی آخر تک معلوم کرنے کے ارادہ سے اندر گیا پھر واپس نہ آیا۔ واللہ اعلم بالصواب

پاکستان واپسی اور سواحیلی ڈیسک میں تعیناتی

تنزانیہ میں آپ کا تیسرا سنٹر Mbeya تھا جہاں آپ بیمار ہوئے اور ابتدائی آپریشن وہیں ہوا۔ اور 2006ء میں بیماری کی حالت میں ہی پاکستان تشریف لائے اور بقیہ علاج کراچی میں ہوا۔ صحت کی بحالی پر 2007ء کے آخر میں وکالت تصنیف تحریک جدید ربوہ کے سواحیلی ڈیسک میں تعیناتی ہوئی جبکہ آپ سے دو ماہ قبل خاکسار بھی سواحیلی ڈیسک میں تعینات ہوچکا تھا۔ بیماری اور کمزوری کے باوجود بہت محنت سے کام کرتے رہے۔

ہم اکٹھے بیٹھ کر مسودات کی نظر ثانی اور پروف ریڈنگ کیا کرتے تھے۔ جس میں آپ بہت ہی محبت، احترام اور موافقت سے پیش آتے۔ جس سے مجھے فکر ہوتی کہ زبان دانی میں اختلاف نہ کرنے اور اپنی رائے پر اصرار نہ کرنے کی وجہ سے

سواحیلی زبان میں ان کی ترقی کی رفتار سست رہے گی۔ تاہم آپ علیحدگی میں انٹرنیٹ سے سواحیلی زبان سیکھتے اور نیٹ پر سواحیلی ریڈیو بھی سنا کرتے تھے۔ اس طرح آپ نے سواحیلی محاورات کا ایک کتابچہ تیار کیا، نیٹ سے ہی ہماری ضرورت اور استعمال کے قواعد مع امثلہ تلاش کر کے ان کا پرنٹ (Print) نکالتے اور دورانِ ترجمہ پیش آمدہ مشکل ترکیبوں کے لئے بھی انٹرنیٹ سے ہی رہنمائی حاصل کرتے۔ اور میرے ساتھ share کرتے تھے۔

الغرض سواحیلی زبان میں ترقی کرنے کا جذبہ رکھتے تھے۔ جس کے لئے بھرپور کوشش بھی کرتے تھے اور خواہش رکھتے تھے کہ مکمل صحت یابی کے بعد اپنے خرچ پر چند ماہ کے لئے تنزانیہ جا کر سواحیلی زبان میں بہتری پیدا کریں گے۔ مگر اللہ کو اور ہی منظور تھا۔ پانچ سال کی تکلیف دہ بیماری کاٹنے کے بعد بالآخر 4 مئی 2011ء کو فضلِ عمر ہسپتال میں اللہ کو پیارے ہو گئے۔ 6 مئی کو بعد نمازِ جمعہ وعصر محترم ناظر صاحب اعلیٰ و امیر مقامی نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ 13 مئی کے خطبہ جمعہ میں حضور انور ایدہ اللہ نے آپ کا ذکرِ خیر کیا اور نمازِ جنازہ غائب پڑھائی۔

آپ کا اپنے بیوی بچوں کے ساتھ بہت ہی ہمدردانہ سلوک تھا، نہایت احترام اور پیارے سے بات کرتے، ان سے مشورہ کرتے اور ان کی ضروریات کا خیال رکھتے۔ اندرون و بیرون ملک بچیوں کی اعلیٰ تعلیم و تربیت کی اور انہیں اچھے سکولوں میں داخل کروایا۔ بیماری اور کمزوری کے باوجود جب تک ہمت تھی سائیکل پر اور پیدل بھی دفتر اور بازار جاتے رہے اور اپنے کام اپنے ہاتھ سے خود کرتے رہے۔ آپ یقین، لگن اور امنگ سے لبریز تھے۔

عزیزم مبارک محمود صاحب نے بیماری کے ایام بڑے ہی حوصلہ، امید اور صبر سے گزارے اور کبھی کوئی شکوہ و شکایت زبان پر نہ لائے۔ دیکھنے والا آپ کی کمزور صحت اور بگڑتی ہوئی حالت کو دیکھ رہا ہوتا تھا مگر آپ اطمینان کا ہی اظہار کر رہے ہوتے تھے۔ خاکسار نے اندرون و بیرونِ ملک آپ کے ساتھ کام کیا بلکہ آپ کے میدانِ عمل کے روزِ اول سے لے کر روزِ آخر تک آپ کے ساتھ رہا۔ آپ کا تروتازہ، ہنستا مسکراتا جوان چہرہ دیکھا۔ اس لئے آپ کے انتہائی کمزور وجود کو تکلیف میں دیکھنا میرے لئے بڑا ہی تکلیف دہ ہوتا تھا۔ پاکستان میں موجود ہر علاج آپ کو میسر رہا۔ آپ کے والدین نے آپ کے آرام کے لئے دنیا کی ہر ضروری نعمت کا اہتمام کیا ہوا تھا مگر آخر خدا کی تقدیر غالب آئی اور بلانے والے نے آپ کو اپنے پاس اپنے قرب میں بلا لیا۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

سورۃ فاتحہ اور گلاب کا پھول

مرسلہ: مکرم محمد حمید افضل صاحب

سیدنا حضرت مسیح موعود پر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے علوم و معارف اسرار و رموز اور روحانی نکات اس قدر کثرت سے نازل فرمائے کہ حضور کی تحریرات اور ملفوظات ان علوم کی فراوانی سے لبریز ہو کر چھلک رہے ہیں۔ انہی علوم آسمانی کی ایک خفیف سی جھلک عاجز قارئین کے سامنے رکھنا چاہتا ہے جو حضور نے براہین احمدیہ میں سورۃ فاتحہ کی تفسیر کرتے ہوئے لطیف ترین استعارہ استعمال فرمایا ہے۔ یعنی گلاب کے پھول کی مماثلت تام سورۃ فاتحہ کے ساتھ بیان فرمائی ہے۔

حضور فرماتے ہیں:

اب ہم ان مصنوعاتِ الٰہیہ میں سے ایک لطیف مصنوع کو مثلاً گلاب کے پھول کو بطور مثال قرار دے کر اس کے وہ عجائبات ظاہری و باطنی لکھتے ہیں جن کی رو سے وہ ایسی اعلیٰ حالت پر تسلیم کیا گیا ہے کہ اس کی نظیر بنانے سے انسانی طاقتیں عاجز ہیں۔ اور پھر اس بات کو ثابت کر کے دکھلائیں گے کہ ان سب عجائبات سے سورۃ فاتحہ کے عجائبات اور کمالات ہم وزن ہیں۔ بلکہ ان عجائبات کا پلہ بھاری ہے اور اس مثال کے اختیار کرنے کا موجب یہ ہوا کہ ایک مرتبہ اس عاجز نے اپنی نظر کشفی میں سورۃ فاتحہ کو دیکھا کہ ایک ورق پر لکھی ہوئی اس عاجز کے ہاتھ میں ہے اور ایک ایسی خوبصورت اور دلکش شکل میں ہے کہ گویا وہ کاغذ جس پر سورۃ فاتحہ لکھی ہوئی ہے سرخ سرخ اور ملائم گلاب کے پھولوں سے اس قدر لدا ہوا ہے کہ جس کا کچھ انتہا نہیں۔ اور جب یہ عاجز اس سورۃ کی کوئی آیت پڑھتا ہے۔ تو اس میں سے بہت سے گلاب کے پھول ایک خوش آواز کے ساتھ پرواز کر کے اوپر کی طرف اڑتے ہیں اور وہ پھول نہایت لطیف اور بڑے بڑے اور سندر اور تروتازہ اور خوشبودار ہیں جن کے اوپر چڑھنے کے وقت دل و دماغ نہایت معطر ہو جاتا ہے اور ایک ایسا عالم مستی کا پیدا کرتے ہیں کہ جو اپنی بے مثل لذتوں کی کشش سے دنیا و مافیہا سے نہایت درجہ کی نفرت دلاتے ہیں۔ اس مکاشفہ سے معلوم ہوا کہ گلاب کے پھول کو سورۃ فاتحہ کے ساتھ ایک روحانی مناسبت ہے۔ سو ایسی مناسبت کے لحاظ سے اس مثال کو اختیار کیا گیا۔ اور مناسب معلوم ہوا کہ اول بطور مثال گلاب کے پھول کے عجائبات کو کہ جو اس کے ظاہر و باطن میں پائے جاتے ہیں لکھا جائے۔ اور پھر بمقابلہ اس کے عجائبات کے سورۃ فاتحہ کے عجائبات ظاہری و باطنی قلمبند ہوں۔ تا ناظرین باانصاف کو معلوم ہو کہ جو خوبیاں گلاب کے پھول میں ظاہراً و باطناً پائی جاتی ہیں جن کے رو سے اس کی نظیر بنانا عادتاً محال سمجھا گیا ہے۔ اسی طور پر اور اس سے بہتر خوبیاں سورۃ فاتحہ میں موجود ہیں اور تا اس مثال کے لکھنے سے اشارہ کشفی پر بھی عمل ہو جائے۔ پس جاننا چاہئے کہ یہ امر ہر یک عاقل کے نزدیک بغیر کسی تردّد اور توقّف کے مسلم الثبوت ہے کہ گلاب کا پھول بھی مثل اور مصنوعات الٰہیہ کے ایسی عمدہ خوبیاں اپنی ذات میں جمع رکھتا ہے جن کی مثل بنانے پر انسان قادر نہیں اور وہ دو طور کی خوبیاں ہیں۔ ایک وہ کہ جو اس کی ظاہری صورت میں پائی جاتی ہیں اور وہ یہ ہیں کہ اس کا رنگ نہایت خوشنما اور خوب ہے اور اس کی خوشبو نہایت دلآرام اور دلکش ہے اور اس کے ظاہر بدن میں نہایت درجہ کی ملائمت اور تروتازگی اور نرمی اور نزاکت اور صفائی ہے اور دوسری وہ خوبیاں ہیں کہ جو باطنی طور پر حکیم مطلق نے اس میں ڈال رکھی ہیں یعنی وہ خواص کہ جو اس کے جوہر میں پوشیدہ ہیں اور وہ یہ ہیں کہ وہ مفرح اور مقوی قلب اور مسکن صفر ہے۔ اور تمام قویٰ اور ارواح کو تقویت بخشتا ہے اور صفر اور بلغم رقیق کا مسہل بھی ہے اور اسی طرح معدہ اور جگر اور گردہ اور امعا اور رحم اور پھیپھڑہ کو بھی قوت بخشتا ہے اور خفقان حار اور غشی اور ضعفِ قلب کے لئے نہایت مفید ہے اور اسی طرح اور کئی امراض بدنی کو فائدہ مند ہے۔ پس انہیں دونوں طور کی خوبیوں کی وجہ سے اس کی نسبت اعتقاد کیا گیا ہے کہ وہ ایسے مرتبہ کمال پر واقعہ ہے کہ ہرگز کسی انسان کے لئے ممکن نہیں کہ اپنی طرف سے کوئی ایسا پھول بناوے کہ جو اس پھول کی طرح رنگ میں خوشنما اور خوشبو میں دلکش اور بدن میں نہایت تروتازہ اور نرم اور نازک اور مصفا ہو۔ اور باوجود اس کے باطنی طور پر تمام وہ خواص بھی رکھتا ہو جو گلاب کے پھول میں پائے جاتے ہیں۔ اور اگر یہ سوال کیا جائے کہ کیوں گلاب کے پھول کی نسبت ایسا اعتقاد کیا گیا کہ انسانی قوتیں اس کی نظیر بنانے سے عاجز ہیں اور کیوں جائز نہیں کہ کوئی انسان اس کی نظیر بنا سکے۔ اور جو خوبیاں اس کی ظاہر و باطن میں پائی جاتی ہیں وہ مصنوعی پھول میں پیدا کر سکے۔ تو اس سوال کا جواب یہی ہے کہ ایسا پھول بنانا عادتاً ممتنع ہے اور آج تک کوئی حکیم اور فیلسوف کسی ایسی ترکیب سے کسی قسم کی ادویہ کو بہم نہیں پہنچا سکا کہ جن کے باہم مخلوط اور ممزوج کرنے سے ظاہر و باطن میں گلاب کے پھول کی سی صورت اور سیرت پیدا ہو جائے۔ اب سمجھنا چاہئے کہ یہی وجوہ بے نظیری کی سورۃ فاتحہ میں بلکہ قرآن شریف کے ہر یک حصہ اقل قلیل میں کہ جو چار آیت سے بھی کم ہو پائی جاتی ہیں۔ پہلے ظاہری صورت پر نظر ڈال کر دیکھو کہ کیسی رنگینی عبارت اور خوش بیانی اور جودتِ الفاظ اور کلام میں کمال سلاست اور نرمی اور روانگی اور آب و تاب اور لطافت وغیرہ لوازم حسن کلام اپنا کامل جلوہ دکھا رہے ہیں۔ ایسا جلوہ کہ جس پر زیادت متصور نہیں اور وحشت کلمات اور تعقید ترکیبات سے بکلی سالم اور بری ہے۔ ہر یک فقرہ اس کا نہایت فصیح اور بلیغ ہے اور ہر یک ترکیب اس کی اپنے اپنے موقعہ پر واقعہ ہے اور ہر یک قسم کا التزام جس سے حسن کلام بڑھتا ہے اور لطافت عبارت کھلتی ہے سب اس میں پایا جاتا ہے اور جس قدر حسن تقریر کے لئے بلاغت اور خوش بیان کی اعلیٰ سے درجہ ذہن میں آ سکتا ہے وہ کامل طور پر اس میں موجود اور مشہود ہے۔ اور جس قدر مطلب کے دلنشین کرنے کے لئے حسن بیان درکار ہے وہ سب اس میں مہیا اور موجود ہے اور باوجود اس بلاغت معانی اور التزام کمالیت حسن بیان کے صدق اور راستی کی خوشبو سے بھرا ہوا ہے۔ کوئی مبالغہ ایسا نہیں جس میں جھوٹ کی ذرا آمیزش ہو۔ کوئی رنگینی عبارت اس قسم کی نہیں جس میں شاعروں کی طرح جھوٹ اور ہزل اور فضول گوئی کی نجاست اور بدبو سے مدد لی گئی ہو۔ پس جیسے شاعروں کا کلام جھوٹ اور ہزل اور فضول گوئی کی بدبو سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔ یہ کلام صداقت اور راستی کی لطیف خوشبو سے بھرا ہوا ہے اور پھر اس خوشبو کے ساتھ خوش بیان اور جودتِ الفاظ اور رنگینی اور صفائی عبارت کو ایسا جمع کیا گیا ہے کہ جیسے گلاب کے پھول میں خوشبو کے ساتھ اس کی خوش رنگی اور صفائی بھی جمع ہوتی ہے۔ یہ خوبیاں تو باعتبار ظاہر کے ہیں۔ اور باعتبار باطن کے اس میں یعنی سورۃ فاتحہ میں یہ خواص ہیں کہ وہ بڑی بڑی امراض روحانی کے علاج پر مشتمل ہے اور تکمیل قوت علمی اور عملی کے لئے بہت سا سامان اس میں موجود ہے اور بڑے بڑے بگاڑوں کی اصلاح کرتی ہے اور بڑے بڑے معارف اور دقائق اور لطائف کہ جو حکیموں اور فلسفیوں کی نظر سے چھپے رہے۔ اس میں مذکورہ ہیں۔

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد اول صفحہ 395 تا صفحہ 398)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم طیب احمد طاہر ہراول صاحب نائب سیکرٹری وقار عمل مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے خاکسار کی بیٹی فوزیہ طیب واقفہ نو نے بعمر 6 سال قرآن پاک ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ مورخہ 21/اگست 2012ء کو آمین کی بابرکت تقریب منعقد ہوئی۔ مکرم بشارت احمد صابر صاحب کارکن فضل عمر فاؤنڈیشن نے عزیزہ سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ فوزیہ طیب مکرم میاں محمد یوسف صاحب مرحوم آف لاہوریاں ضلع گجرات کی پوتی، مکرم شیخ محمد ارشد ناصر صاحب کینیڈا کی نواسی اور مکرم رضوان احمد افضل صاحب مربی سلسلہ سویڈن کی بھانجی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ خدا تعالیٰ اسے قرآنی احکامات پر عمل کرنے والی، نظام جماعت اور خلافت کا احترام کرنے والی وفا شعار احمدی بنائے۔ صحت دے اور اعلیٰ تعلیمی کامیابیاں عطا فرمائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم رانا محمد سلیمان صاحب معلم وقف جدید 646 گ ب ٹھٹھہ کالو کا ضلع فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 25/اگست 2012ء کو تین اطفال عبدالرؤف ولد مکرم محمد اشرف صاحب، شکیل احمد ولد مکرم لطیف احمد صاحب، شفیق احمد ولد مکرم محمد اکرم صاحب کی تقریب آمین مجلس 646 گ ب ٹھٹھہ کالو کا میں منعقد ہوئی۔ مکرم ناصر احمد گورائیہ صاحب مربی ضلع فیصل آباد نے قرآن مجید کے کچھ حصے سنے اور دعا کروائی۔ بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت خاکسار کو نصیب ہوئی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو نور قرآن سے منور فرمائے اور ہمیشہ قرآن کریم پر ان بچوں کو عمل کی توفیق عطا فرماتا رہے اور ہمیشہ یہ بچے اس کی تعلیمات کے مطابق زندگی گزارنے والے ہوں۔ آمین

عطیہ خون خدمت خلق ہے

ولادت

مکرم ظفر اقبال ڈوگر صاحب ریٹائرڈ پولیس انسپکٹر دارالعلوم شرقی نور ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم انصر اقبال ڈوگر صاحب کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 6/اگست 2012ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام زرناب اقبال تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ مکرم ملک محمد یوسف اعوان صاحب مرحوم آف کوٹ رحمت خان سانگلہ ہل کی نواسی اور مکرم چوہدری محمد حسین ڈوگر صاحب مرحوم آف عہدی پور ضلع نارووال کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک، خادمہ دین اور والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم حافظ عبدالقدوس صاحب دارالعلوم غربی خلیل ربوہ اطلاع دیتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ سیدہ صدیقہ صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالمنان مغنی صاحب شدید علالت کے باعث فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے شفائے کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم ظفر ہاشمی صاحب سیکرٹری تحریک جدید حلقہ وحدت کالونی لاہور بیمار ہیں۔ احباب سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم شیخ احسان الحق صاحب ترکہ مکرمہ غلام فاطمہ صاحبہ)

مکرم شیخ احسان الحق صاحب نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ وفات پا چکی ہیں۔ ان کی رقم مبلغ 2لاکھ 55ہزار 625 سو روپے نظارت امور عامہ میں جمع ہے۔ لہٰذا یہ رقم درج ذیل ورثاء میں بحصص شرعی تقسیم کردی جائے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرمہ صفیہ رشید صاحبہ (بیٹی)
2۔ مکرمہ رضیہ نسرین صاحبہ (بیٹی)
3۔ مکرم انعام الحق کوثر صاحب (بیٹا)
4۔ مکرم شیخ حمید احمد صاحب (بیٹا)
5۔ مکرم شیخ احسان الحق صاحب (بیٹا)
6۔ مکرمہ زکیہ افضل صاحبہ (بیٹی)
7۔ مکرمہ سکینہ بی بی صاحبہ (مرحومہ) (بیٹی)

ورثاء (مرحومہ)

(i) مکرمہ مہ جبین صاحبہ (بیٹی)
(ii) مکرمہ سیدہ فاخرہ ناہید صاحبہ (بیٹی)
(iii) مکرمہ بشریٰ پروین صاحبہ (بیٹی)
(iv) مکرمہ فرحت ناز صاحبہ (بیٹی)
(v) مکرمہ طیبہ ثمینہ صاحبہ (بیٹی)
(vi) مکرمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ (بیٹی)
(vii) مکرمہ فردوس ناز صاحبہ (بیٹی)
(viii) مکرمہ رفعت ناز صاحبہ (بیٹی)
(ix) مکرم مبشر احمد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرم محمد ادریس صاحب چوہدری جارجیا امریکہ تحریر کرتے ہیں۔

برادرم مکرم سعید احمد صاحب چوہدری نیوجرسی امریکہ میں 7 جون 2012ء کو بقضائے الٰہی بعمر 80 سال وفات پا گئے۔ آپ کے والد مکرم صوبیدار مظفر احمد صاحب دوسری عالمی جنگ میں برما فرنٹ پر شہید ہو گئے تھے۔ برادرم سعید احمد صاحب کی والدہ کا آبائی وطن برما تھا۔ جو شوہر کی وفات کے بعد چار بچوں سمیت ان کے دادا حضرت میاں احمد دین صاحب آف پنڈی رامپور (نزد کھاریاں) چلی آئیں۔ برادرم کی والدہ درزی کے کام میں مہارت رکھتی تھیں اور اسی سے فیملی کا نان نفقہ چلایا۔ برادرم سعید احمد صاحب 1964ء میں کھاریاں سے ہمبرگ جرمنی چلے آئے۔ جہاں آپ نے شروع سے ہی بیت الرشید آنے جانے کا سلسلہ جاری رکھا۔ جمعۃ المبارک کے روز اول وقت میں آ کر بیت کی صفائی کرتے اور دیگر امور میں ہاتھ بٹاتے۔ وہاں آپ کو مربی سلسلہ چوہدری عبداللطیف صاحب اور مکرم ڈاکٹر محمد اسحٰق خلیل صاحب (جو ان دنوں میں ہمبرگ یونیورسٹی میں داخل تھے) کی راہنمائی اور استعانت حاصل رہی۔ کچھ عرصہ ہمبرگ میں قیام کے بعد اپنے چھوٹے بھائیوں کے پاس ساؤتھ ہال لندن چلے آئے۔ جہاں بی او اے سی میں ریٹائرمنٹ تک کام کرنے کے بعد امریکہ شفٹ ہو گئے۔ آخری سالوں میں رعشہ کی وجہ سے آپ کو چلنے پھرنے میں دقت ہو جاتی تھی تو پھر بھی سہارا لینا پسند نہ کرتے تھے۔ اس تکلیف کے باوجود ہر سال باقاعدگی سے جلسہ سالانہ امریکہ میں شمولیت کرتے تھے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند اور خلافت احمدیہ سے گہری عقیدت و محبت رکھتے تھے۔ آپ کی اہلیہ چند سال قبل وفات پا گئیں تو بڑے صبر وہمت کا نمونہ دکھلایا۔ اللہ تعالیٰ نے پاکباز اور دیندار اولاد سے نوازا۔ پسماندگان میں چار بچے شامل ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو بخش دے۔ رحم فرمائے اور اعلیٰ علیین میں ارفع مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر کی توفیق دے۔ آمین

عشرہ وصولی چندہ تحریک جدید

(مورخہ 21 تا 30 ستمبر 2012ء)

تحریک جدید کے سال رواں (78) کے اعلان پر خطبہ جمعہ فرمودہ 4 نومبر 2011ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا کہ:

''فی زمانہ (دعوتِ دین حق) کے لئے لٹریچر، کتب کی اشاعت بڑی ضروری ہے۔ مربیان) کا انتظام ہے، (بیوت الذکر) اور مشن ہاؤسز کی تعمیر ہے اور دوسرے ذرائع جو آجکل کے تیز زمانے میں میڈیا میں ایجاد ہوئے ہیں، ان سب کے لئے مالی قربانیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔''

(روزنامہ الفضل 3 جنوری 2012ء)

مستقبل میں جماعت احمدیہ کے کاموں میں پیدا ہونے والی وسعت کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ:

''اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ مبارک کرے اور آئندہ بھی پہلے سے بڑھ کر قربانیوں کی توفیق عطا فرمائے۔ ان سب کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت ڈالے۔''

حضور انور کے اس قیمتی ارشاد کی روشنی میں لازم ہے کہ سالِ نو کی قربانیوں میں غیر معمولی اضافہ رونما ہو اور سال 78 کے لئے حسبِ ارشاد حضور انور پہلے سے زیادہ قربانیاں پیش کی جائیں۔ لہٰذا جماعتوں سے درخواست ہے کہ مورخہ 21 تا 30 ستمبر 2012ء ''عشرہ وصولی چندہ تحریک جدید'' بھرپور طریقے سے مناتے ہوئے سو فی صد وصولی کا اہتمام کریں۔ اس سلسلہ میں ذیلی تنظیموں سے بھی بھرپور تعاون حاصل کیا جائے اور عشرہ بھر کی مساعی کی رپورٹ وکالت مال اول تحریک جدید، ربوہ کو بھجوانے کا اہتمام کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو اور حسنات دارین سے نوازے۔ آمین

(ایڈیشنل وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

ماہر امراض معدہ وجگر کی آمد

مکرم ڈاکٹر محمد محمود شیخ صاحب ماہر امراض معدہ وجگر مورخہ 16 ستمبر 2012ء کوفضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت منداحباب وخواتین سے درخواست ہے کہ وہ موصوف ڈاکٹر صاحب کی خدمات سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اورشعبہ پرچی روم سے اپنی رجسٹریشن کروالیں۔مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹرفضل عمر ہسپتال ربوہ)

دارالضیافت میں قربانی

بیرون ربوہ نیز بیرون پاکستان سے ایسے احباب جو جماعتی نظام کے تحت عیدالاضحیٰ کے موقع پر مرکز سلسلہ میں قربانی کروانے کے خواہشمند ہوں وہ اپنی رقم بالتفصیل ذیل جلد از جلد خاکسار کو بھجوادیں۔

1۔قربانی بکرا -/12000 روپے
2۔قربانی حصہ گائے -/6,000 روپے

(نائب ناظر ضیافت، دارالضیافت ربوہ)

جنریٹر برائے فروخت

ایک عدد جنریٹر KVA150 مکمل چائنہ سیکنڈ ہینڈ فروخت کرنا مقصود ہے۔خواہش مندحضرات بندلفافہ ٹینڈر نظامت جائیداد کومورخہ 25 ستمبر 2012ء تک پہنچادیں۔رقم کی ادائیگی موقع پر ہوگی۔

(ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

(بقیہ از صفحہ 1 شہید محمد نواز صاحب)

شدید مذمت کی ہے۔انہوں نے کہا کہ احمدیوں کے خلاف امتیازی قوانین کے نفاذ سے اب تک صرف کراچی میں 13 احمدیوں کوعقیدہ کی بنیاد پر قتل کیا جاچکا ہے۔ترجمان نے کہا کہ ان امتیازی قوانین کا فائدہ اٹھا کر مخالفین جماعت احمدیہ کے خلاف نفرت وتعصب کی مہم کو تیز تر کر رہے ہیں جس سے آئے روز احمدیوں کوٹارگٹ کر کے نشانہ بنایا جارہا ہے جس سے قیمتی جانوں کا نقصان ہورہا ہے۔انہوں نے اس ضمن میں ایسے پمفلٹس اور سٹکرز کی کھلے عام اشاعت اور تشہیر کا ذکر کیا جس میں عامۃ الناس کومعصوم احمدیوں کے قتل پر اکسایا جا رہا ہے۔ترجمان کے مطابق اس طرح کے افسوسناک واقعات پر قابو پانے کے لئے لازم ہے کہ جماعت احمدیہ کے خلاف جاری نفرت و تشدد کی لہر کوروکا جائے اور جولوگ اس شرانگیزی میں ملوث ہیں ان کو قانون کے مطابق سزا دی جائے۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

20 ستمبر 2012ء

1:50 am	فقہی مسائل، کڈز ٹائم اور دعائے مستجاب
3:25 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 8 دسمبر 2006ء اورانتخاب سخن
5:20 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:40 am	تلاوت قرآن کریم اورالترتیل
6:15 am	حضور انور کا جلسہ سالانہ سے خطاب
7:20 am	فقہی مسائل، مشاعرہ اورفیتھ میٹرز
9:50 am	لقاءمع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم، درس حدیث اوریسرناالقرآن
12:00 pm	حضورانورکا جلسہ سالانہ سے خطاب
1:10 pm	Beacon of Truth (سچائی کانور)
2:10 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
3:15 pm	انڈونیشین سروس اورپشتو سروس
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:35 pm	یسرناالقرآن اور Beacon of Truth (سچائی کانور)
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:05 pm	آئینہ
9:30 pm	ترجمۃ القرآن
10:35 pm	یسرناالقرآن اور ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:20 pm	حضور انور کا جلسہ سالانہ سے خطاب

21 ستمبر 2012ء

12:30 am	فیتھ میٹرز
2:00 am	ترجمۃ القرآن
3:55 am	Beacon of Truth (سچائی کانور)
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
6:00 am	یسرناالقرآن
7:45 am	جاپانی سروس
9:55 am	لقاءمع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	یسرناالقرآن، سرائیکی سروس اور فقہی مسائل
3:00 pm	انڈونیشین سروس اورفقہی مسائل
5:00 pm	خطبہ جمعہ LIVE
6:15 pm	سیرت النبی ﷺ، تلاوت قرآن کریم اوریسرناالقرآن
7:35 pm	بنگلہ سروس
9:05 pm	مسلم سائنسدان
10:30 pm	یسرناالقرآن
11:20 pm	ایم۔ ٹی۔ اے ورائٹی اور Beacon of Truth (سچائی کانور)

22 ستمبر 2012ء

1:20 am	فقہی مسائل
3:15 am	راہ ہدیٰ
5:00 am	ایم۔ ٹی۔ اے عالمی خبریں، تلاوت قرآن کریم اوردرس حدیث
5:45 am	یسرناالقرآن اورایم۔ٹی۔اے ورائٹی
7:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 21 ستمبر 2012ء اورراہ ہدیٰ
9:55 am	لقاءمع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم، درس ملفوظات اورالترتیل
12:00 pm	حضورانورکا جلسہ سالانہ سے خطاب
1:00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں اور سٹوری ٹائم
1:55 pm	سوال وجواب
2:45 pm	انڈونیشین سروس اور خطبہ جمعہ فرمودہ 21 ستمبر 2012ء
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم، سٹوری ٹائم
5:30 pm	الترتیل اورانتخاب سخن
7:00 pm	بنگلہ سروس اورسپاٹ لائیٹ
8:35 pm	درس ملفوظات اورراہ ہدیٰ
10:35 pm	الترتیل اور ایم۔ٹی اے عالمی خبریں
11:20 pm	حضور انور کا جلسہ سالانہ سے خطاب

LIBERTY?

ربوہ میں طلوع وغروب 14 ستمبر

طلوع فجر	4:25
طلوع آفتاب	5:49
زوال آفتاب	12:04
غروب آفتاب	6:18

سچی بوٹی کی گولیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

موسم گرما کی ورائٹی پرزبردست .سیل. سیل. سیل
اب جانا توضروری ہے
صاحب جی فیبرکس
ریلوے روڈ ربوہ: 0092-47-6212310

خواتین اوربچیوں کے مخصوص امراض کیلئے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیوفزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد
047-6211524
0336-7060580
starjewellers@ymail.com

رمضان المبارک کے مہینہ سے
سیل۔سیل۔سیل
گل احمد، الکرم، فائیوسٹار، فردوس، کرسٹل کلاسک، کولیکشن لان، چائنہ لان، نیز تمام برانڈ کی ڈیزائنر لان پرسیل جاری ہے۔
ورلڈ فیبرکس
ملک مارکیٹ نزد یوٹیلیٹی سٹور ربوہ
نوٹ ریٹ کے فرق پرخریدا ہوامال واپس ہوسکتا ہے

FR-10